تخریج شدہ

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

رسالہ نمبر: 26

غسل کا طریقہ
(حنفی)

اس رسالے میں۔۔۔

مصلّے پر کعبۃ اللہ کی تصویر۔۔

انوکھی سزا۔۔۔

تیمم کا طریقہ۔۔

بارش میں غسل۔۔

مشت زنی کا عذاب۔۔

4921389-90-91
2314045-2203311 ، 2201479
Email:maktaba@dawateislami.net/www.dawateislami.net/ www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

غُسل کا طریقہ (حَنَفی)

یہ رِسالہ اوّل تا آخِر پورا پڑھئے، قَوی اِمکان ہے کہ کئی غَلَطیاں آپ کے سامنے آجائیں۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِمدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِقلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحِبِ معطّر پسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اِرشادِ رَحمت بُنیاد ہے، ''مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طَہارت ہے۔

(مُسندِ ابی یعلیٰ ج۵ ص۴۵۸ رقم الحدیث ۶۳۸۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انوکھی سزا

حضرتِ سیِّدُنا جُنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں، ابنُ الکَرَبِی علیہ رحمۃ اللہ القوی کہتے ہیں، ایک بار مجھے اِحتِلام ہوگیا۔ میں نے اِرادہ کیا اُسی وَقت غُسل کرلوں۔ چونکہ سخت سردی کی رات تھی نَفس نے سُستی کی اور مشورہ دیا، ''ابھی کافی رات باقی ہے اتنی جلدی بھی کیا ہے! صُبح اطمینان سے غُسل کرلینا۔'' میں نے فوراً نفس کو انوکھی سزا دینے کے لئے قَسم کھائی کہ اِسی وقت کپڑوں سَمیت نہاؤں گا اور نہانے کے بعد کپڑے نچوڑوں گا بھی نہیں اور ان کو اپنے بدن ہی پر خُشک کروں گا۔ چُنانچِہ میں نے ایسا ہی کیا، واقِعی جو اللہ عزوجل کے کام میں ڈِھیل کرے ایسے سَرکش نفس کی یِہی سزا ہے۔

(کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۸۹۲ کُتُب خانہ علمی ایران)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اَسلاف رحمہم اللہ تعالٰی اپنے نفس کی چالوں کو ناکام بنانے کے لئے کیسی کیسی مصیبتیں جھیلتے تھے۔ اِس سے وہ اسلامی بھائی دَرس حاصِل کریں جو رات کو اِحتِلام ہوجانے کی صورت میں آخِرت کی خوف ناک شرم کو بُھلا کر مَحض گھر والوں سے شرما کر یا غُسل کے معاملے میں سُستی کرکے، نمازِ فَجر کی جماعت ضائع بلکہ معاذَ اللہ عزوجل نماز تک قَضا کر ڈالتے ہیں! جب کبھی غُسل فرض ہوجائے تو فوراً غُسل کرلینا چاہئے۔

حدیثِ پاک میں آتا ہے،''فِرِشتے اُس گھر میں داخِل نہیں ہوتے جس میں تصویر اور کُتّا اور جُنُب (یعنی جس پر جماع یا اِحتِلام یا شَہوت کے ساتھ مَنی خارِج ہونے کی وجہ سے غُسل فرض ہوگیا ہو) ہو۔'' (ابوداؤد)

غُسل کا طریقہ (حنفی)

بغیر زَبان ہلائے دِل میں اس طرح نیّت کیجئے کہ میں پاکی حاصل کرنے کے لئے غُسل کرتا ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھویئے پھر اِستنجے کی جگہ دھوئیں خواہ نَجاست ہو یا نہ ہو، پھر جسم پر اگر کہیں نَجاست ہو تو اُس کو دُور کیجئے پھر نَماز کا سا وُضو کیجئے مگر پاؤں نہ دھویئے، ہاں اگر چَوکی وغیرہ پر غُسل کر رہے ہیں تو پاؤں بھی دھو لیجئے، پھر بدن پر تَیل کی طرح پانی چُپڑ لیجئے، خُصوصاً سردیوں میں (اس دَوران صابُن بھی لگا سکتے ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہایئے پھر تین بار اُلٹے کندھے پر، پھر سَر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غُسل کی جگہ سے الگ ہو جایئے اگر وُضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیجئے نہانے میں قِبلہ رُخ نہ ہوں، تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مَل کر نہایئے۔ ایسی جگہ نہائیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر مَرد اپنا سِتر (ناف سے لے کر گھٹنوں سَمیت) کسی موٹے کپڑے سے چُھپا لے، موٹا کپڑا نہ ہو حسبِ ضَرورت دو یا تین کپڑے لپیٹ لے کیوں کہ باریک کپڑا ہو گا تو وہ پانی سے بدن پر چپک جائے گا اور معاذَاللہ عزوجل گھٹنوں یا رانوں وغیرہ کی رَنگت ظاہر ہو گی۔ عورَت کو تو اور بھی زیادہ احتِیاط کی حاجت ہے۔ دورانِ غُسل کسی قِسم کی گفتگو مت کیجئے، کوئی دُعا بھی نہ پڑھئے، نہانے کے بعد تَولیہ وغیرہ سے بدن پُونچھنے میں حَرَج نہیں۔ نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے۔ اگر مکرُوہ وقت نہ ہو تو دو رَکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے۔ (عامۂ کتبِ فقہِ حنفی)

غُسل میں تین فرض ہیں

(۱) کُلی کرنا (۲) ناک میں پانی چڑھانا (۳) تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳)

۱ کُلی کرنا

مُنہ میں تھوڑا سا پانی لیکر پچ کر کے ڈال دینے کا نام کُلی نہیں بلکہ مُنہ کے ہر پُرزے، گوشت، ہونٹ سے حلْق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ (خُلاصةُ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱) اسی طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں، دانتوں کی کھِڑکیوں اور جڑوں اور زَبان کی ہر کروَٹ پر بلکہ حَلْق کے کِنارے تک پانی بہے۔ (الدرالمختار معہ رد المحتار ج ۱ ص ۲۵۴) روزہ نہ ہو تو غر غرہ بھی کیجئے کہ سنّت ہے۔ دانتوں میں چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے رَیشے وغیرہ ہوں تو اُن کو چُھڑانا ضروری ہے۔ ہاں اگر چُھڑانے میں ضَرَر (یعنی نقصان) کا اندیشہ ہو تو مُعاف ہے۔ غُسل سے قبل دانتوں میں رَیشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اور رہ گئے نَماز بھی پڑھ لی بعد کو معلوم ہونے پر چُھڑا کر پانی بہانا فرض ہے۔ پہلے جو نَماز پڑھی تھی وہ ہو گئی۔ (ماخوذ از فتاویٰ رَضویہ ج ۱ ص ۲۰۶) جو ہلتا دانت مَسالے سے جمایا گیا یا تار سے باندھا گیا اور تار یا مَسالے کے نیچے پانی نہ پہنچتا وہ تو مُعاف ہے۔ (فتاویٰ رَضویہ ج ۲ ص ۴۵۳) جس طرح کی ایک کُلی غُسل کے لئے فرض ہے اِسی طرح کی تین کُلیاں وُضو کے لئے سُنّت ہیں۔

۲ ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نَرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈّی کے شروع تک دُھلنا لازِمی ہے۔ (خلاصۃُ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱) اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سُونگھ کر اُوپر کھینچئے۔ یہ خیال رکھیں کہ بال برابر بھی جگہ دُھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غُسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر اگر رِینٹھ سوکھ گئی ہے تو اس کا چُھڑانا فرض ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱ ص ۱۳) نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۳۴ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

۳ تمام ظاہِری بدن پر پانی بہانا

سَر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پُرزے اور ہر ہر رُونگٹے پر پانی بہ جانا ضَروری ہے، جسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سُوکھی رہ جائیں گی اور غُسل نہ ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱ ص ۱۴)

”صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یا رسولَ اللّٰہ“ کے اکیس حُروف کی نسبت سے

مرد و عورت دونوں کیلئے غُسل کی اِکّیس احتیاطیں

(۱) اگر مَرد کے سَر کے بال گندھے ہوئے ہیں تو اُنہیں کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہانا فرض ہے اور عورت پر صِرف جَڑ تر کر لینا ضَروری ہے کھولنا ضَروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سَخت گندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تَر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳) (۲) اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نتھ کا چِھید (سُوراخ) ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔ وُضو میں صِرف ناک کے نتھ کے چھید میں اور غُسل میں اگر کان اور ناک دونوں میں چِھید ہوں تو دونوں میں پانی بہائیں۔ (۳) بھنوؤں، مُونچھوں اور داڑھی کے ہر بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا ضروری ہے (۴) کان کا ہر پُرزہ اور اُس کے سوراخ کا مُنہ دھوئیں (۵) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائیں (۶) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ مُنہ اُٹھائے بغیر نہ دھلے گا (۷) ہاتھوں کو اچھی طرح اُٹھا کر بغلیں دھوئیں (۸) بازو کا ہر پہلو دھوئیں (۹) پیٹھ کا ہر ذَرّہ دھوئیں (۱۰) پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں (۱۱) ناف میں بھی پانی ڈالیں اگر پانی بہنے میں شک ہو تو ناف میں اُنگلی ڈال کر دھوئیں (۱۲) جسم کا ہر رونگٹا جڑ سے نوک تک دھوئیں (۱۳) ران اور پیڑو (ناف سے نیچے کے حصّے) کا جوڑ دھوئیں (۱۴) جب بیٹھ کر نہائیں تو ران اور پنڈلی کے جوڑ پر بھی پانی بہانا یاد رکھیں (۱۵) دونوں سُرِین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھیں، خُصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں (۱۶) رانوں کی گولائی اور (۱۷) پنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیں (۱۸) ذَکَر و اُنْثَیَیْن (فوطوں) کی نچلی سطح تک جوڑ تک اور (۱۹) اُنْثَیَیْن کے نیچے کی جگہ جڑ تک دھوئیں

(۲۰) اُنثَیَین کے نیچے کی جگہ جڑ تک دھوئیں (۲۱) جس کا خَتنہ نہ ہوا وہ اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔ (مُلخص از بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۳۴)

مَستُورات کیلئے چھ احتیاطیں

(۱) ڈھلکی ہوئی پستان کو اُٹھا کر پانی بہائیں۔ (۲) پستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر دھوئیں (۳) فَرجِ خارِج (یعنی عورت کی شرمگاہ کے باہَر کا حصّہ) کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا اُوپر نیچے خوب احتیاط سے دھوئیں (۴) فَرجِ داخِل (یعنی شرمگاہ کا اندرونی حصّہ) میں اُنگلی ڈال کر دھونا فرض نہیں مُستحب ہے (۵) اگر حَیض و نِفاس سے فارِغ ہو کر غُسل کریں تو کسی پُرانے کپڑے سے فَرجِ داخِل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مُستحب ہے (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۳۵) (۶) اگر نیل پالش ناخنوں پر لگی ہوئی ہے تو اُس کا بھی چھڑوانا فرض ہے ورنہ غُسل نہیں ہوگا، وہاں مہندی کے رَنگ میں حرج نہیں۔

زَخم کی پٹّی

زَخم پر پٹّی وغیرہ بندھی ہو اور اسے کھولنے میں نقصان یا حَرَج ہو تو پٹّی پر ہی مَسح کر لینا کافی ہے نیز کسی جگہ مرض یا دَرد کی وجہ سے پانی نقصان دِہ ہو تو اُس پورے عُضْو پر مسح کر لیجئے۔ پٹّی ضرورت سے زِیادہ جگہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہونی چاہئے، ورنہ مسح کافی نہ ہوگا۔ اگر ضرورت سے زِیادہ جگہ گھیرے بِغیر پٹّی باندھنا ممکن نہ ہو مثلاً بازو پر زخم ہے مگر پٹّی بازوؤں کی گولائی میں باندھی ہے جس کے سبب بازو کا اچھا حصّہ بھی پٹّی کے اندر چھپا ہوا ہے، تو اگر کھولنا ممکن ہے تو کھول کر اُس حصّے کو دھونا فرض ہے۔ اگر ناممکن ہے یا کھولنا تو ممکن ہے مگر پھر وَیسی نہ باندھ سکے گا اور یوں زَخم وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ساری پٹّی پر مسح کر لینا کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھا حصّہ بھی دھونے سے معاف ہو جائے گا۔ (حاشیۃ الطحطاوی مراقی الفلاح، ص ۱۴۳)

غُسل فرض ہونے کے پانچ اسباب

(۱) مَنی کا اپنی جگہ سے شَہوت کے ساتھ جُدا ہو کر عُضو سے نکلنا (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۴) (۲) اِحتِلام یعنی سوتے میں مَنی کا نکل جانا (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۳) (۳) شرمگاہ میں حَشفہ (سُپاری) داخِل ہو جانا خواہ شَہوت ہو یا نہ ہو، اِنزال ہو یا نہ ہو، دونوں پر غُسل فرض ہے (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۷) (۴) حَیض سے فارِغ ہونا (ایضاً ص ۹۷) (۵) نِفاس (یعنی بچّہ جننے پر خون آتا ہے اُس) سے فارِغ ہونا۔ (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۷)

اکثر عورَتوں میں یہ مشہور ہے کہ بچّہ جننے کے بعد عورَت چالیس دِن تک لازِمی طور پر ناپاک رہتی ہے یہ بات بالکل غَلَط ہے، برائے کرم! نِفاس کی ضَروری وضاحت پڑھ لیجئے:۔

نفاس کی ضروری وضاحت

بچّہ پیدا ہونے کے بعد جوخُون آتا ہے اُس کو نِفاس کہتے ہیں اُس کی زِیادہ سے زِیادہ مُدّت چالیس دِن ہے یعنی اگر چالیس دِن کے بعد بھی بند نہ ہو تو مَرَض ہے ۔ لہٰذا چالیس دن پورے ہوتے ہی غُسل کر لے اور چالیس دن سے پہلے بند ہوجائے خواہ بچہ کی وِلادت کے ایک مِنَٹ ہی میں بند ہو جائے تو جس وَقت بھی بند ہو غُسل کر لے اور نَماز و روزہ شروع ہو گئے ۔ اگر چالیس دِن کے اندر اندر دوبارہ خون آ گیا تو شُروعِ وِلادت سے خَتمِ خون تک سب دِن نِفاس ہی کے شُمار ہوں گے ۔ مثلاً وِلادت کے بعد دو مِنَٹ تک خون آ کر بند ہو گیا اور عورَت غُسل کر کے نَماز و روزہ وغیرہ کرتی رہی ، چالیس دِن پورے ہونے میں فَقَط دو مِنَٹ باقی تھے کہ پھر خون آگیا تو سارا چِلّہ مکمّل چالیس دِن نفاس کے ٹھہریں گے ۔ جو بھی نماز پڑھیں یا روزے رکھے سب بیکار گئے ، یہاں تک کہ اگر اس دَوران فرض و واجِب نَمازیں یا روزے قضا کئے تھے تو وہ بھی پھر سے ادا کرے ۔

(ماخوز از فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۵۴ تا ۳۵۶ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

پانچ ضَروری احکام

مدینہ ۱ مَنی شَہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جُدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اُٹھانے یا بُلندی سے گرنے یا فُضلہ خارِج کرنے کے لئے زَور لگانے کی صورت میں خارِج ہوئی تو غُسل فرض نہیں وُضو بہَر حال ٹوٹ جائے گا ۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۹۶)

مدینہ ۲ اگر مَنی پتلی پڑ گئی اور پیشاب کے وقت یا ویسے ہی بلا شہوت اُس کے قطرے نکل آئے غُسل فرض نہ ہوا ، وُضو ٹوٹ جائے گا ۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۳۸ مکتبۂ رَضَویہ)

مدینہ ۳ اگر احتلام ہونا یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں تو غُسل فرض نہیں ۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱ ص ۱۵)

مدینہ ۴ نَماز میں شہوت تھی اور مَنی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر باہَر نکلنے سے قبل ہی نَماز پوری کر لی اب خارِج ہوئی تو نَماز ہو گئی مگر اب غُسل فرض ہو گیا ۔ (فتح القدیر، ج ۱ ، ص ۵۴)

مدینہ ۵ اپنے ہاتھوں سے مادّہ خارِج کرنے سے غُسل فرض ہو جاتا ہے یہ گُناہ کا کام ہے ، حدیثِ پاک میں ایسا کرنے والے کو ملعون کہا گیا ہے ۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۶) ایسا کرنے سے مردانہ کمزوری پیدا ہوتی ہے اور بارہا دیکھا گیا ہے کہ بالآخر آدمی شادی کے لائق نہیں رہتا ۔

مُشت زنی کا عذاب

سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی خدمت میں عَرض کیا گیا، ایک شخص مَجلُوق (مُشت زنی کرنے والا) ہے وہ اِس فِعل سے نہیں مانتا ہے، ہر چند اس کو سمجھایا ہے، آپ تحریر فرمائیں، اِس کا کیا حشر ہوگا اور اُس کو کیا دُعا پڑھنا چاہئے جس سے اُس کی عادت چھوٹ جائے؟

ارشاد اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ گنہگار ہے، عاصی ہے، اِصرار کے سبب مُرتکِبِ کبیرہ ہے، فاسِق ہے، حشر میں ایسوں کی (یعنی مُشت زَنی کرنے والوں کی) ہتھیلیاں گابھن (یعنی حامِلہ) اُٹھیں گی جس سے مَجمعِ اعظم میں اُن کی رُسوائی ہوگی اگر توبہ نہ کریں تو اور اللہ عزوجل معاف فرماتا ہے جسے چاہے اور عذاب فرمایا ہے جسے چاہے...... اُسے چاہئے کہ لاحــــول شـــــریف کی کثرت کرے اور جب شیطان اِس حَرکت کی طرف بلائے تو فوراً دِل سے مُتوجِّہ بخدا عزوجل ہو کر لاحول پڑھے۔ نمازِ پنجگانہ کی پابندی کرے۔ نمازِ صُبح کے بعد بلا ناغہ سُورۂ اِخلاص شریف کا وِرد رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ شریف ج ۲۲ ص ۲۴۴)

(شَجَرۂ عطّاریہ، ص ۱۶ پر ہے ہر صُبح سورۂ اِخلاص گیارہ بار پڑھے اگر شیطان مع لشکر کے کوشِش کرے کہ اس سے گناہ کرائے نہ کراسکے جب تک کہ یہ خود نہ کرے۔) (جَلَق کے ہوشربا نقصانات کی تفصیلی معلومات کے لئے سگِ مدینہ عُفی عنہ کا صِرف اٹھارہ صَفحات کا رسالہ "اَمرد پسندی کی تباہ کاریاں" پڑھ لیجئے۔)

بہتے پانی میں غُسل کا طریقہ

اگر بہتے پانی مثلاً دَریا یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رُکنے سے تین بار دھونے، ترتیب اور وُضو یہ سب سُنَّتیں ادا ہوگئیں۔ اس کی بھی ضَرورت نہیں کہ اَعْضاء کو تین بار حَرکت دے۔ اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اَعْضاء کو تین بار حَرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تَثْلِیث یعنی تین بار دھونے کی سُنت ادا ہو جائے گی۔ برسات میں (نل یا فوارے کے نیچے) کھڑا ہونا بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وُضو کیا تو وُہی تھوڑی دیر اس میں عُضو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔ (الدر المختار معہ رد المحتار، ج ۱ ص ۳۲۰) غُسل کی ان تمام صورتوں میں کلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہوگا۔

فوّارہ جاری پانی کے حُکم میں ہے

فتاویٰ اہلسنّت (غیر مطبوعہ) میں ہے، فوّارے (پائپ) کے نیچے غُسل کرنا جاری پانی میں غُسل کرنے کے حُکم میں ہے لہٰذا اس کے نیچے غُسل کرتے ہوئے وُضو اور غسل کرتے وَقت کی مُدّت تک ٹھہرا تو تثلیث کی سنّت ادا ہوجائے گی چنانچہ دُرِّمُختار میں ہے، ''اگر جاری پانی، بڑے حوض یا بارِش میں وضو اور غسل کرنے کے وقت کی مدت تک ٹھہرا تو اس نے پوری سنت ادا کی۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج ۱ ص ۲۹۱) یاد رہے غسل یا وُضو میں کُلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہے۔

فوّارے کی احتیاطیں

اگر آپ کے حمام میں فوارہ (Shower) ہو تو اسے اچھی طرح دیکھ لیجئے کہ اُس کی طرف منہ کرکے ننگے نہانے میں مُنہ یا پیٹھ قبلہ شریف کی طرف تو نہیں ہو رہی۔ اِستنجا خانے میں بھی اِسی طرح احتیاط فرمایئے۔ قِبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ پینتالیس (۴۵) دَرَجے کے زاوِیہ کے اندر اندر ہو۔ لہٰذا یہ احتیاط بھی ضَروری ہے کہ پینتالیس کے زاویہ کے باہَر ہو اس مسئلے سے اکثر ناواقِف ہیں۔

ڈبلیو-سی (W.C) کا رُخ دُرُست کیجئے

مہربانی فرما کر اپنے گھر وغیرہ کے ڈبلیو-سی (W.C) اور فوّارے کا رُخ پرکار یا کسی آلے کے ذریعے معلوم کرکے دیکھ لیجئے اگر غلَط ہو تو اس کی اِصلاح فرمالیجئے تاکہ دُنیا کی یہ تھوڑی سی زَحمت آخِرت کی خوف ناک مصیبت سے حفاظت کا سبب بن سکے۔ زِیادہ احتیاط اس میں ہے کہ W.C قِبلہ سے 90 دَرَجے پر یعنی نَماز پڑھنے میں سلام پھیرنے کے رُخ کردیجئے۔ مِعمار عُموماً تعمیراتی سہولت اور خوبصورتی کا لحاظ کرتے ہیں آدابِ قِبلہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ مسلمانوں کو مکان کی غیر واجبی بہتری کے بجائے آخِرت کی حقیقی بہتری پر نظر رکھنی چاہئے۔

کچھ نیکیاں جلد کمالے جلد آخِرت بنالے　　　　بھائی نہیں بھروسہ ہے کوئی زندگی کا

کب کب غُسل کرنا سنّت ہے

جُمُعہ، عِیدُالفِطر، بقَرعِید، عَرَفہ کے دِن (یعنی 9 ذُوالحجۃُ الحرام) اور اِحرام باندھتے وَقت نہانا سُنَّت ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶)

کب کب غُسل کرنا مُستَحب ہے

(۱) وُقوفِ عَرَفات (۲) وُقوفِ مُزدلِفہ (۳) حاضِریٔ حرم (۴) حاضِریٔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۵) طواف (۶) دُخولِ مِنیٰ (۷) جَمروں پر کنکریاں مارنے کیلئے تینوں دِن (۸) شبِ بَراءَت (۹) شبِ قدر (۱۰) عَرَفہ کی رات (۱۱) مجلسِ میلاد شریف (۱۲) دیگر مجالسِ خیر کیلئے (۱۳) مُردہ نہلانے کے بعد (۱۴) مجنون کو جُنون جانے کے بعد (۱۵) غَشی سے اِفاقہ کے بعد (۱۶) نشہ جاتے رہنے کے بعد (۱۷) گناہ سے توبہ کرنے (۱۸) نئے کپڑے پہننے کیلئے (۱۹) سفر سے آنے والے کیلئے (۲۰) اِستِحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد (۲۱) نمازِ کُسُوف وخُسُوف (۲۲) نمازِ اِستِسقاء کیلئے (۲۳) خوف وتاریکی اور سخت آندھی کیلئے (۲۴) بدن پر نَجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس جگہ لگی ہے۔

(بہارِ شریعت ، حصّہ ۲ ص ۴۱)

ایک غُسل میں مختلف نیّتیں

جس پر چند غسل ہوں مثلاً اِحتلام بھی ہوا، عید بھی ہے اور جُمعہ کا دِن بھی، تو تینوں کی نیّت کر کے ایک غسل کرلیا، سب ادا ہوگئے اور سب کا ثواب ملے گا۔ (الدر المختار معہ رد المحتار ، ج ۱ ص ۳۴۱)

بارِش میں غسل

لوگوں کے سامنے سِتر کھول کر نہانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ، ج۳، ص۳۰۶) بارش وغیرہ میں بھی نہائیں تو پاجامہ یا شلوار کے اوپر مزید موٹی چادر لپیٹ لیجئے تاکہ پاجامہ پانی سے چپک بھی جائے تو رانوں وغیرہ کی رَنگت ظاہر نہ ہو۔

تنگ لباس والے کی طرف نظر کرنا کیسا؟

لباس تنگ ہو یا زور سے ہوا چلی یا بارش یا ساحِلِ سَمُندر یا نَہر وغیرہ میں اگرچہ موٹے کپڑے میں نہائے اور کپڑا اِس طرح چپک جائے کہ سِتر کے کسی کامِل عُضْو مَثَلاً ران کی مکمّل گولائی کی ہیئت (اُبھار) ظاہر ہو جائے ایسی صورت میں اُس عضو کی طرف دوسرے کی نظر کرنا جائز نہیں۔ یہی حُکم تنگ لباس والے کے سِتر کے اُبھرے ہوئے عضوِ کامِل کی طرف نظر کرنے کا ہے۔

ننگے نہاتے وَقت خوب اِحتیاط

حمّام میں تنہا ننگے نہائیں یا ایسا پاجامہ پہن کر نہائیں کہ اس کے چپک جانے سے رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہوسکتی ہے تو ایسی صورت میں قبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ مت کیجئے۔

غسل سے نزلہ ہوجاتا ہو تو؟

زُکام یا آشوبِ چشم وغیرہ ہو اور یہ گُمانِ صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض بڑھ جائے گا یا دیگر اَمراض پیدا ہوجائیں گے تو کُلّی کیجئے، ناک میں پانی چڑھائیے اور گردن سے نہائیے اور سر کے ہر حصّے پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیجئے غسل ہوجائے گا۔ بعدِ صحّت سر دھوڈالئے پورا غسل نئے سرے سے کرنا ضروری نہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۳۶ مدینۃُ المرشِد بریلی شریف)

بالٹی سے نہاتے وقت احتیاط

اگر بالٹی کے ذَرِیعے غُسل کریں تو اِحتیاطاً اُسے تِپائی (Stool) وغیرہ پر رکھ لیجئے کہ بالٹی میں چھینٹیں نہ آئیں۔ نیز غُسل میں استِعمال کرنے کا مگ بھی فرش پر نہ رکھئے۔

بال کی گرہ

بال میں گِرِہ پڑجائے تو غسل میں اسے کھول کر پانی بہانا ضروری نہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۳۶ مدینۃُ المرشِد بریلی شریف)

"قرآن مقدّس ہے" کے دس حروف کی نسبت سے ناپاکی کی حالت میں قرانِ پاک پڑھنے یا چھُونے کے دَس آداب

مدینہ ۱ ﴾ جس پر غُسل فرض ہو اُس کو مسجِد میں جانا، طَواف کرنا، قرآنِ پاک چھونا، بے چھوئے زَبانی پڑھنا، کسی آیت کا لکھنا، آیت کا تعویذ لکھنا (یہ اس صورت میں حرام ہے جس میں کاغذ کا چھونا پایا جائے، اگر کاغذ کو نہ چھوئے تو لکھنا جائز ہے) (غیر مطبوعہ، فتاویٰ اہلسنّت) ایسا تعویذ چھونا، ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جس پر آیت یا حروفِ مُقطّعات لکھے ہوں حرام ہے۔ (الدر المختار معہ رد المحتار، ج ۱ ص ۳۴۳) (موم جامے والے پلاسٹک میں لپیٹ کر کپڑے یا چمڑے وغیرہ میں سِلے ہوئے تعویذ کو پہننے یا چھونے میں مُضایقہ نہیں۔)

مدینہ ۲ ﴾ اگر قرآنِ پاک جُزدان میں ہو تو بے وُضو یا بے غُسل جُزدان پر ہاتھ لگانے میں حَرَج نہیں۔

(الھِدایۃ معہ فتحُ القدیر، ج ۱ ص ۱۴۹)

مدینہ ۳ ﴾ اِسی طرح کسی ایسے کپڑے یا رُومال وغیرہ سے قرآنِ پاک پکڑنا جائز ہے جو نہ اپنے تابع ہو نہ قرآنِ پاک کے۔

(ماخوذ از رد المحتار، ج ۱ ص ۳۴۸)

مدینہ ۴ ﴾ کُرتے کی آستین، دوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے کندھے پر ہے تو چادر کے دوسرے کونے سے قرآنِ پاک کو چھونا حرام ہے کہ یہ سب چیزیں اس کے تابع ہیں۔

(الدر المختار معہ رد المحتار ج ۱ ص ۳۴۷، بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۴۲ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

مدینہ ۵ ﴾ قرآنِ پاک کی آیت دُعا کی نیّت سے یا تبرُّک کیلئے مثلاً بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم یا ادائے شکر کیلئے الحمدللّٰہ ربِّ العلمین یا کسی مسلمان کی موت یا کسی نقصان کی خبر پر انّا للّٰہ و انّآ الیہ راجعون یا ثناء کی نیّت سے پوری سورۃُ الفاتحہ یا آیۃُ الکُرسی یا سورۃُ الحَشر کی آخری تین آیات پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن پڑھنے کی نیّت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ عالمگیری، ج ۱ ص ۳۸)

مدینہ ۶ ﴾ تینوں قُل بلا لفظِ قُل بہ نیّتِ ثناء پڑھ سکتے ہیں۔ لفظِ قُل کیساتھ ثناء کی نیّت سے بھی نہیں پڑھ سکتے کیونکہ اِس صورت میں ان کا قرآن ہونا مُتعیَّن ہے، نیت کو کچھ دَخل نہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۴۳ بریلی شریف)

مدینہ ۷ ﴾ بے وُضو کو قرآن شریف یا کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔ بغیر چھوئے زَبانی یا دیکھ کر پڑھنے میں مُضایقہ نہیں۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۳۵۲، بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۴۳ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

مدینہ ۸ ﴾ جس برتن یا کٹورے پر سورۃ یا آیتِ قرآنی لکھی ہو بے وُضو اور بے غُسل کو اس کا چھونا حرام ہے۔

(فتاویٰ رَضویہ، ج ۱ ص ۳۹)

مدینہ ۹ ﴾ اِس کا استعمال سب کیلئے مکروہ ہے۔ ہاں خاص بہ نیّتِ شِفا اس میں پانی وغیرہ ڈال کر پینے میں حَرَج نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصّہ ۲، ص ۴۳)

مدینہ ۱۰ ﴾ قرآنِ پاک کا ترجَمہ فارسی یا اُردو یا کسی دوسری زَبان میں ہو اُس کو بھی پڑھنے یا چھونے میں قرآنِ پاک ہی کا سا حکم ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱ ص ۳۹)

بے وُضو دینی کتابیں چھُونا

بے وضو یا وہ جس پر غُسل فرض ہو ان کو فِقہ، تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہِ تنزیہی ہے۔ (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۳۹) اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھُوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو مُضایقہ نہیں۔ مگر آیتِ قرآنی یا اس کے تَرجَمے پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۴۳ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

بے وضو اسلامی کِتابیں پڑھنے والے بلکہ اخبارات و رسائل چھونے والے بھی احتیاط فرمایا کریں کہ عُموماً ان میں آیات و ترجَمے شامل ہوتے ہیں۔

ناپاکی کی حالت میں دُرود شریف پڑھنا

مدینہ ۱ ﴿ جن پر غسل فرض ہوان کو دُرود شریف اور دُعائیں پڑھنے میں حَرج نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ وُضو یا کُلّی کر کے پڑھیں۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۴۳)

مدینہ ۲ ﴿ اذان کا جواب دینا اُن کو جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱ ص ۳۸)

اُنگلی میں Ink کی تہ جَمی ہوئی ہو تو؟

پکانے والے کے ناخن میں آٹا، لکھنے والے کے ناخن میں سیاہی کا جرم، عام لوگوں کیلئے مکھی، مچھر کی بیٹ لگی ہوئی رَہ گئی اور توجُّہ نہ رہی تو غُسل ہوجائے گا۔ (الدر المختار معہ رد المحتار، ج ۱ ص ۳۱۶) ہاں معلوم ہوجانے کے بعد جُدا کرنا اور اس جگہ کا دھونا ضروری ہے پہلے جو نَماز پڑھی وہ ہوگئی۔ (جَدُّ الممتار ج ۱ ص ۱۱۱)

بچّہ کب تک بالغ ہوتا ہے

لڑکے کو بارہ سے پندرہ سال کی عُمر کے دَوران اور لڑکی کو نو سے پندرہ سال کی عمر کے دَوران جب پہلی بار اِحتِلام ہوا بالغ ہوگئے۔ اب ان پر اَحکامِ شریعت کی پابندی عائد ہوگئی۔ لہٰذا اِحتلام کے ذَرِیعے بالغ ہونے کی صورت میں ان پر غُسل فرض ہوگیا اور اگر کوئی علامت بُلوغ کی نہ پائی گئی تو دونوں ہجری سِن کے حِساب سے پورے پندرہ سال کی عمر کے جب ہوں گے تو بالغ مانے جائیں گے۔ (اللباب فی شرح الکتاب، ج ۲ ص ۱۶)

کتابیں رکھنے کی ترتیب

مدینہ ۱ ﴿ قرآنِ پاک سب کتابوں کے اوپر رکھئے پھر تفسیر پھر حدیث پھر فِقہ پھر دیگر اسلامی کتابیں۔

(الدر المختار معہ رد المحتار، ج ۱ ص ۳۵۴)

مدینہ ۲ ﴿ کتاب پر کوئی دوسری چیز یہاں تک کہ قلم بھی مت رکھئے بلکہ جس صندوق میں کتاب ہو اُس پر بھی کوئی چیز نہ رکھئے۔

اَوراق میں پُڑیا باندھنا

مدینہ ۱ ﴿ مسائل یا دِینیات کے اَوراق میں پُڑیا باندھنا، جس دسترخوان یا بچھونے پر اَشعار یا کسی بھی زَبان میں عبارات (جیسا کہ کمپنی کا نام وغیرہ) تحریر ہوں ان کا استِعمال منع ہے۔ (ماخوذ از : الدر المختار معہ رد المحتار، ج ۱ ص ۳۵۵ ۔ ۳۵۶)

مدینہ ۲ ﴿ ہر زَبان کے حُروفِ تَہجّی کا ادب کرنا چاہئے۔ (رد المحتار، ج ۱ ص ۲۰۷)

(مزید تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنّت کے باب ''فیضانِ بسم اللّٰہ'' ص ۱۱۳ سے ص ۱۲۳ تک کا مُطالعہ فرمالیجئے۔)

مدینہ ۳ ﴿ مُصلّے کے کونے میں عموماً کمپنی کے نام کی چٹ سِلائی کی ہوئی ہوتی ہے اس کو نکال دیا کریں۔

مُصلّے پر کعبۃُ اللّٰہ شریف کی تصویر

ایسے مُصلّے جن پر کعبۃُ اللّٰہ شریف یا گُنبدِ خضرا بنا ہوا ہو ان کو نماز میں استعمال کرنے سے مقدّس شَبِیہ پر پاؤں یا گھٹنا پڑنے کا اِمکان رہتا ہے لہٰذا نماز میں ایسے مصلّے کا استعمال کرنا مناسِب نہیں۔ (فتاویٰ اھلسنّت)

وَسوَسوں کا ایک سبب

غُسل خانے میں پیشاب کرنے سے وَسوَسے پیدا ہوتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم علیہ افضل الصلوۃِ وَالتّسلِیم نے اِس سے مَنع فرمایا کہ کوئی شخص غسل خانے میں پیشاب کرے اور فرمایا، "بے شک عموماً اس سے وَسوسے پیدا ہوتے ہیں۔" (جامعِ ترمذی، ج ۱ ص ۵)

تَیَمُّم کا بیان

تیمّم کے فرائض

تَیَمُّم میں تین فرض ہیں، (۱) نیّت (۲) سارے مُنہ پر ہاتھ پھیرنا (۳) کُہنیوں سَمیت دونوں ہاتھوں کا مَسح کرنا۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۶۵ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

"تَیَمُّم سیکھ لو" کے دَس حروف کی نسبت سے تَیَمُّم کی دس سُنّتیں

(۱) بِسم اللہ شریف کہنا (۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا (۳) زمین پر ہاتھ مار کر لَوٹ دینا (یعنی آگے بڑھانا اور پیچھے لانا) (۴) اُنگلیاں کُھلی ہوئی رکھنا (۵) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے اَنگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا مگر یہ احتیاط رہے کہ تالی کی آواز پیدا نہ ہو (۶) پہلے مُنہ پھر ہاتھوں کا مَسح کرنا (۷) دونوں کا مسح پے در پے ہونا (۸) پہلے سیدھے پھر اُلٹے ہاتھ کا مَسح کرنا (۹) داڑھی کا خِلال کرنا (۱۰) اُنگلیوں کا خِلال کرنا جب کہ غُبار پہنچ گیا ہو۔ اگر غبار نہ پہنچا ہو مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خِلال فرض ہے۔ خلال کے لئے دوبارہ زمین پر ہاتھ مارنا ضروری نہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۶۷ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

تیمُّم کا طریقہ

تیمّم کی نیّت (نیّت دِل کے اِرادے کا نام ہے، زَبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ مثلاً یوں کہئے، بے وُضوئی یا بے غُسلی یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز جائز ہونے کیلئے تیمم کرتا ہوں) سے بِسمِ اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں کُشادہ کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قِسم (مثلاً پتّھر، چُونا، اینٹ، دِیوار، مٹّی وغیرہ) سے ہو مار کر لَوٹ لیجئے (یعنی آگے بڑھائیے اور پیچھے لائیے) اور اگر زیادہ گَرد لگ جائے تو جھاڑ لیجئے اور اس سے سارے مُنہ کا اس طرح مَسْح کیجئے کہ کوئی حصّہ رِہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رِہ گئی تو تیمّم نہ ہوگا۔ پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لے کر کُہنیوں سَمیت مَسْح کیجئے، اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار اُنگلیوں کا پَیٹ سیدھے ہاتھ کی پُشت پر رکھیئے اور اُنگلیوں کے سِروں سے کہنیوں تک لے جائیے اور پھر وہاں سے اُلٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پَیٹ کو مَس کرتے ہوئے گِٹّے تک لائیے اور اُلٹے انگوٹھے کے پیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پُشت کا مَسْح کیجئے۔ اسی طرح سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کا مَسْح کیجئے۔ (فتاویٰ تاتار خانیہ، ج ۱ ص ۲۲۷) اور اگر ایک دَم پوری ہتھیلی اور اُنگلیوں سے مَسْح کرلیا تو تیمّم ہوگیا چاہے کُہنی سے اُنگلیوں کی طرف لائے یا اُنگلیوں سے کُہنی کی طرف لے گئے مگر سُنّت کے خِلاف ہوا۔ تیمّم میں سر اور پاؤں کا مَسْح نہیں ہے۔ (عامۂ کُتُب فِقہ)

"میرے اعلیٰحضرت کی پچیسویں شریف" کے پچّیس حروف کی نسبت سے تَیمُّم کے 25 مَدَنی پھول

مدینہ ۱ ﴾ جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نَرم ہوتی ہے وہ زمین کی جِنس (یعنی قِسم) سے ہے اس سے تیمّم جائز ہے۔ رَیتا، چُونا، سُرمہ، گندھک، پتّھر، زَبَرجد، فیروزہ، عَقیق وغیرہ جَواہر سے تیمّم جائز ہے ان پر غُبار ہو یا نہ ہو۔ (البحر الرائق، ج ۱ ص ۲۵۶)

مدینہ ۲ ﴾ پکّی اِینٹ، چِینی یا مٹّی کے برتن سے تیمّم جائز ہے۔ ہاں اگر ان پر کسی ایسی چیز کا جِرم (یعنی جسم یا تہ) ہو جو جِنسِ زمین سے نہیں مثلاً کانچ کا جِرم ہو تو تیمّم جائز نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۶۷)

مدینہ ۳ ﴾ جس مِٹّی، پتّھر وغیرہ سے تیمّم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضَروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نَجاست کا اَثر ہو نہ یہ ہو کہ صِرف خُشک ہونے سے نَجاست کا اثر جاتا رہا ہو۔ (الدر المختار معہ رد المحتار، ج ۱ ص ۴۳۵) زَمین، دِیوار، اور وہ گرد جو زمین پر پڑی رہتی ہے اگر ناپاک ہوجائے پھر دھوپ یا ہوا سے سُوکھ جائے اور نَجاست کا اثر ختم ہوجائے تو پاک ہے اور اس پر نماز جائز مگر اس پر تیمّم نہیں ہوسکتا۔

مدینہ ۴ ﴾ یہ شک کہ کبھی نَجس ہوئی ہوگی فُضول ہے اس کا اِعتبار نہیں۔

مدینہ ۵ ﴾ اگر کسی لکڑی، کپڑے یا دَری وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے اُنگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تیمّم جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱ ص ۲۷)

مدینہ ۶ ﴾ چُونا، مٹّی یا اِینٹوں کی دِیوار خواہ گھر کی ہو یا مسجِد کی اس سے تیمّم جائز ہے مگر اس پر آئل پَینٹ، پلاسٹک پینٹ اور مَیٹ فِنِش یا وال پیپر وغیرہ کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو جنسِ زمین کے علاوہ ہو دیوار پر ماربل ہو تو کوئی حَرَج نہیں۔

مدینہ ۷ ﴾ جس کا وُضو ہو یا نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو وہ وُضو اور غُسل کی جگہ تیمّم کرے۔

(فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری ج ۱ ص ۵۳)

مدینہ ۸ ﴾ ایسی بیماری کہ وُضو یا غُسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو یا خواہ اپنا تجرِبہ ہو کہ جب بھی وضو یا غسل کیا بیماری بڑھ گئی یا یُوں کہ کوئی مسلمان اچھا قابل طبیب جو ظاہری طور پر فاسِق نہ ہو وہ کہہ دے کہ پانی نقصان کرے گا تو ان صورتوں میں تیمّم کر سکتے ہیں۔ (الدر المختار معہ رد المحتار، ج ۱ ص ۴۴۱)

مدینہ ۹ ﴾ اگر سَر سے نہانے میں پانی نقصان کرتا ہو تو گلے سے نہائیں اور پورے سر کا مَسح کریں۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۶۰ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

مدینہ ۱۰ ﴾ جہاں چاروں طرف ایک ایک مِیل تک پانی کا پتا نہ ہو وہاں بھی تیمّم کر سکتے ہیں۔

(الدر المختار معہ رد المحتار، ج ۱ ص ۴۴۱)

مدینہ ۱۱ ﴾ اگر اتنا آبِ زم زم شریف پاس ہے جو وُضو کیلئے کافی ہے تو تیمّم جائز نہیں۔

(الدر المختار معہ رد المحتار، ج ۱ ص ۲۱)

مدینہ ۱۲ ﴾ اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہوجانے کا قوی اندیشہ ہے اور نہانے کے بعد سَردی سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تیمّم جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱ ص ۲۸)

مدینہ ۱۳ ﴾ قَیدی کو قَید خانے والے وُضو نہ کرنے دیں تو تیمّم کر کے نَماز پڑھ لے بعد میں اِعادہ کرے اور اگر وہ دُشمن یا قید خانے والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارے سے پڑھے اور بعد میں اِعادہ کرے۔ (ایضاً)

مدینہ ۱۴ ﴾ اگر یہ گُمان ہے کہ پانی تلاش کرنے میں قافِلہ نظروں سے غائب ہوجائے گا (یا ٹرین چھوٹ جائے گی) تو تیمّم جائز ہے۔ (ایضاً)

مدینہ ۱۵ ﴾ مسجِد میں سو رہا تھا کہ غُسل فرض ہوگیا تھا وہیں فوراً تیمّم کر لے یہی اَحْوَط (یعنی اِحتیاط کے زِیادہ قریب) ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۹۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور) پھر باہَر نکل آئے تاخیر کرنا حرام ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۸)

مدینہ ۱۶ ﴾ وَقت اتنا تنگ ہوگیا کہ وُضو یا غُسل کرے گا تو نماز قضا ہوجائے گی تو تیمّم کرکے نماز پڑھ لے پھر وُضو یا غُسل کرکے نَماز کا اِعادہ کرنا لازِم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۰۷)

مدینہ ۱۷ ﴾ عورت حَیض و نِفاس سے پاک ہوگئی اور پانی پر قادِر نہیں تو تیمّم کرے۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۶۴ مدینۃُ المرشِد بریلی شریف)

مدینہ ۱۸ ﴾ اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ پانی ملتا ہے نہ ہی تیمّم کیلئے پاک مِٹّی تو اُسے چاہئے کہ وقتِ نماز میں نَماز کی صورت بنائے یعنی تمام حَرَکات نماز بلانیّت نماز بجالائے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۶۵) مگر پاک پانی یا مِٹّی پر قادر ہونے پر وُضو یا تیمّم کرکے نماز پڑھنی ہوگی۔

مدینہ ۱۹ ﴾ وُضو اور غُسل دونوں کے تیمّم کا ایک ہی طریقہ ہے۔ (ایضاً ص ۶۵)

مدینہ ۲۰ ﴾ جس پر غُسل فرض ہے اُس کیلئے یہ ضروری نہیں کہ وضو اور غُسل دونوں کے لئے دو تیمّم کرے بلکہ دونوں میں ایک ہی نیّت کرے دونوں ہوجائیں گے اور اگر صِرف غسل یا وضو کی نیّت کی جب بھی کافی ہے۔

(فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری ج ۱ ص ۵۳)

مدینہ ۲۱ ﴾ جن چیزوں سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یا غُسل فرض ہوجاتا ہے اُن سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادِر ہونے سے بھی تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۱ ص ۲۴۹ ادارۃ القران)

مدینہ ۲۲ ﴾ عورَت اگر ناک میں پھول وغیرہ پہنے ہوں تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ مَسْح نہیں ہوسکے گا۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۶۶)

مدینہ ۲۳ ﴾ ہونٹوں کا وہ حصّہ جو عادَتاً مُنہ بند ہونے کی حالت میں دِکھائی دیتا ہے اس پر مَسْح ہونا ضروری ہے اگر مُنہ پر ہاتھ پھیرتے وَقت کسی نے ہونٹ کو زور سے دبالیا کہ کچھ حصّہ مسح ہونے سے رِہ گیا تو تیمّم نہیں ہوگا، اسی طرح زور سے آنکھیں بند کرلیں جب بھی نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۶۶)

مدینہ ۲۴ ﴾ انگوٹھی، گھڑی وغیرہ پہنے ہوں تو اُتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۱۲۰) اسلامی بہنیں بھی چُوڑیاں وغیرہ ہٹا کر اُن کے نیچے مَسْح کریں۔ تیمّم کی احتیاطیں وُضو سے بڑھ کر ہیں۔

مدینہ ۲۵ ﴾ بیمار یا بے دست و پا خود تیمّم نہیں کرسکتا تو کوئی دوسرا کروادے اِس میں تیمّم کروانے والے کے نیّت کا اِعتبار نہیں، جس کو تیمّم کروایا جارہا ہے اُس کو نیّت کرنا ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۶)

مَدَنی مشورہ

وُضو کے اَحکام سیکھنے کے لئے میرا رِسالہ ''وُضو کا طریقہ'' اور نَماز کے اَحکام سیکھنے کے لئے رِسالہ ''نماز کا طریقہ'' کا مُطالعہ مفید ہے۔

یارَبِّ مصطفےٰ عزّوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں بار بار غُسل کے مسائل پڑھنے، سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے اور سنّتوں کے مطابِق غُسل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفِرت

۱۹ رَجَبُ المرجَّب ۱۴۲۶ھ